پرانا جال نئے شکاری

محمد راحت خان قادری
بانی و ناظم اعلیٰ دار العلوم فیضان تاج الشریعہ بریلی شریف

المکتب النور
شکار پور چودھری، ایئر فورس گیٹ، عزت نگر، بریلی شریف

☆جملہ حقوق بحق ناشر محفوظ☆

☆ نام کتاب : پرانا جال نیے شکاری

☆ مرتب : محمد راحت خان قادری......شاہجہانپوری
بانی وناظم دارالعلوم فیضان تاج الشریعہ بریلی شریف

☆ پروف ریڈنگ : مفتی محمد عمار خان شامی
الجامعۃ القادریہ رچھا ریلوے اسٹیشن بریلی شریف

☆ صفحات : 28

☆ سال اشاعت : ۱۴۳۷ھ مطابق ۲۰۱۶ء

☆ ناشر : المکتب النور بریلی شریف یوپی

Publisher:

ALMAKTABUN-NOOR

Shikarpur Chudhari Near Izzatnagar
Bareilly Shareef (U.P.) India Pin:243122
Mob:+919457919474, +919058145698
E-mail: faizanetajushshariya@gmail.com
Website: www.faizanetajushshariya.com
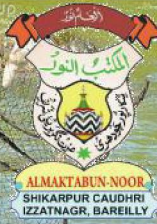
شرف انتساب

مجدد اعظم اعلیٰ حضرت امام احمد رضا قادری قدس سرہ................(وفات ۱۳۴۰ھ)

صدر الشریعہ بدر الطریقہ علامہ الشاہ امجد علی اعظمی قدس سرہ........(وفات ۱۳۶۷ھ)

مفتی اعظم ہند حضرت علامہ الشاہ مصطفیٰ رضا قادری قدس سرہ.......(وفات ۱۴۰۲ھ)

جلالۃ العلم علامہ الشاہ عبد العزیز محدث مراد آبادی قدس سرہ........(وفات ۱۳۹۶ھ)

صاحب تصانیف کثیرہ علامہ عبد الحکیم اختر خان شاہجہانپوری قدس سرہ....(وفات ۱۴۰۲ھ)
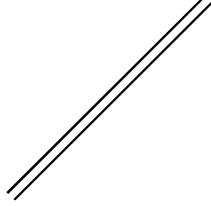
غبارِ درِ اولیا و سادات

محمد راحت خاں قادری غفرلہ

رکن المکتب النور، بانی و ناظم دار العلوم فیضان تاج الشریعہ

شکار پور چودھری، ایئر فورس گیٹ، عزت نگر، بریلی شریف

نذرِ عقیدت

میں اپنی اس ادنیٰ وحقیر کاوش کو اپنے مرشد و مربی وارث علوم اعلیٰ حضرت، تاج الاسلام والمسلمین، قاضی القضاۃ فی الہند، تاج الشریعہ حضرت علامہ اختر رضا خان قادری ازہری دامت برکاتہم العالیہ کی نذر کرتا ہوں کن کا وجودِ مسعود سواد اعظم اہلسنت و جماعت کے لیے نشانِ امتیاز ہے، جن کا نقش قدم بھٹکتی سسکتی انسانیت کے لیے اس فتنوں بھرے دور میں نشانِ راہِ منزل ہے، جن کی شخصیت ہند وسندھ، عرب وعجم اور شرق وغرب میں مشہور ومعروف اور مقبول ومحترم ہے، جن کی نگاہ فیض سے میرے دل کے اندر کچھ کر گزرنے کا جذبہ پیدا ہوا۔ اپنے مشفق اساتذۂ کرام اور والدین کریمین کی نذر کرتا ہوں جن کی دعائیں اور محنتیں ہر مشکل وقت میں مجھ کو آسانیاں فراہم کرتی ہیں۔

محمد راحت خاں قادری غفرلہ

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم

ڈاکٹر طاہرالقادری وہابیوں کی طرح انگریزوں کے ایجنٹ

تیرہویں صدی ہجری میں ہندوستان میں وہابیت کے فروغ اوراس کے فاسدافکارو نظریات کو پھیلانے نیز مسلمانوں میں افتراق و انتشار کی داغ بیل ڈالتے ہوئے ''مولوی اسماعیل دہلوی'' کے ذریعہ ایک ''کتاب تقویت الایمان'' لکھی گئی ظاہر یہ کیا گیا کہ یہ کتاب عقیدۂ توحید کی حفاظت کے لیے لکھی گئی۔ دوسری جانب ''انگریزوں'' نے تقویت الایمان کواس قدر اہمیت دی کہ اس کا انگریزی ترجمہ ''منشی شہامت علی'' سے کروا کر ۱۸۲۵ء میں لندن سے شائع کیا، اس کا اظہار سرسید نے ان الفاظ میں کیا ہے:

''جن چودہ کتابوں کا ذکر ڈاکٹر ہنٹر صاحب نے اپنی کتاب میں کیا ہے ان میں ساتویں کتاب ''تقویت الایمان'' ہے، چنانچہ اس کتاب کا انگریزی ترجمہ ''رائل ایشیاٹک سوسائٹی لندن'' کے رسالہ ج:۱۲/ ۱۸۲۵ء میں چھپا تھا''۔ (مقالات سرسید جلد ۹ / ص:۱۷۸)

اسماعیل دہلوی کی ''تقویت الایمان'' کی پذیرائی انگریزوں میں کیوں ہوئی یہ تو سب پر ظاہر ہے کہ ''تقویت الایمان'' کا وجود ہی انگریزوں کے ایما پر مسلمانوں کو لڑانے کے لیے ہوا تھا اسی وجہ سے انگریزوں میں وہ خوب مقبول بھی ہوئی اور انہوں نے جم کر اس کی اشاعت بھی کی۔

''مولوی اسماعیل دہلوی'' دہلوی سے بہت زیادہ ملتا ہوا معاملہ ''ڈاکٹر طاہرالقادری'' کا بھی ہے۔ وہ انگریزوں کی کرسمس پارٹیوں میں شریک ہوکر ان کے مذہبی امور میں ان کی موافقت کرتے ہیں بلکہ انھوں نے کرسمس کے پروگرام میں شریک ہوکر انگریزوں کوخوش کرنے کے لیے یہ تک کہا ہے کہ ''۱۲؍ربیع الاول اور کرسمس ڈے کو ایک جیسی اہمیت حاصل ہے''۔ تقریر و تحریر سے لے کر ان کے فتاوی تک سی، آئی، اے (CIA) اور ایف، بی، آئی (FBI) جیسی انگریزی ایجنسیوں کے زیر سایہ ہیں، وہ یہود ونصاری کی خوشنودی کے لیے کام کرتے ہیں، انھوں اپنے شاگردوں کوتربیت کے لیے پوپ کے پاس بھیجا۔

کچھ دن پہلے ''اسلامی نصاب'' کے نام سے انھوں نے ایک کتاب لکھی، اس کی داستان بھی انگریزوں میں مقبولیت کے حوالے سے ''مولوی اسماعیل دہلوی'' کی ''تقویت الایمان'' کے بہت مشابہ ہے ''تقویت الایمان'' کو برٹش حکومت کے ذریعہ لندن سے شائع کیا گیا تھا اور ''ڈاکٹر طاہرالقادری'' نے ایک کتاب ''اسلامی نصاب'' کے نام سے لکھی اس کتاب ''اسلامی نصاب'' کا ۲۳؍جون ۲۰۱۵ء کو لندن میں یہود ونصاری کی موجودگی میں رسم اجرا کیا گیا۔

مذکورہ حقائق سے یہ صاف ظاہر ہوگیا کہ ''ڈاکٹر طاہرالقادری پاکستانی'' منہاجِ پادریت کے کھلے ٹھیکے دار ہیں جو کام یہود ونصاریٰ اپنے مشن کے لیے کرتے اب ان کے کام کو یہ انجام دے رہے ہیں انھوں نے وہ راہ اختیار کی جو مذہب حق اہل سنت و جماعت اور مسلمانوں کے افکار ونظریات کے بالکل خلاف ہے یہی وجہ ہے کہ اس زمانے میں ان کی گمراہیت اور کفرو ارتداد سے متعلق ہندو پاک کے اکابر علمائے کرام کی تحریریں عوام اہل سنت کوخبردار کرنے کے لیے شائع ہوئیں۔ حقیقت یہ کہ کچھ دنیادار، مغرب نواز لوگ ان کی حمایت میں آئے جس کے نتیجہ

میں جتنا لٹریچر علمائے اہل سنت نے ان کو بے نقاب کرنے کے لیے شائع کیا اتنا اس زمانے میں کسی کی حقیقت کو آشکارا کرنے کے لیے شائع کرنے کی ضرورت نہ پڑی۔

ابھی کچھ دن قبل مارچ کے آخری عشرے میں نئی دہلی میں منعقد ہونے والی ''ورلڈ صوفی فورم/انٹرنیشنل صوفی کانفرنس'' منعقد ہوئی۔ جس کے مہمانِ خصوصی ''ڈاکٹر طاہر القادری'' تھے۔ اس کانفرنس کو تصوف کا نام دیا گیا اور دنیا والوں پر یہ ظاہر کیا گیا کہ اس کانفرنس کے ذریعہ صوفیہ کے افکار ونظریات کی نشر واشاعت کی جائے گی اور کائنات پر یہ واضح کی جائے گا کہ صوفیائے کرام کن افکار ونظریات کے حامل تھے لیکن عالمِ اسلام نے دیکھا کہ اس کانفرنس کے ذریعہ صوفیائے کرام کے پاکیزہ اخلاق وکردار پر شب خون مارا گیا کانفرنس میں وہ حرکتیں کی گئیں جو شریعت مطہرہ کے خلاف ہیں ان میں سے کچھ کی جانب میں اشارہ کرتا ہوں ملاحظہ ہو:

(۱)''ڈاکٹر طاہر القادری'' سے انٹرویو لیتے ہوئے ایک نیوز چینل کے صحافی نے سوال کیا کہ ''بھارت ماتا کی جئے اور بندے ماترم'' کہنا چاہیے یا نہیں اس کے بارے میں ان کا خیال معلوم کیا تو انہوں نے اس بات کا رد کرنے کے بجائے اس کو تعلیماتِ اسلام کے عین موافق قرار دیا۔

(۲)''ڈاکٹر طاہر القادری'' کے اس انٹرویو کو تصوف کے نام پر پورے عالم میں اس طرح عام کیا کہ نام نہاد صوفیوں نے صوفیہ کے اس منبر پر اس مشرک کو بلایا جس پر ہزاروں مسلمانوں کے خون کا الزام ہے بلکہ خود کو صوفی کہنے والے ''طاہر القادری'' کے ان تمام حمایتیوں نے اس مشرک کی کھڑے ہوکر تعظیم وتکریم کی اور جب یہ جب آنے والے اس مہمان نے کھڑے ہوکر سامعین سے خطاب کرنا چاہا تو سب سے پہلے ''بھارت ماتا کی جئے'' کے نعرے لگائے گئے تمام صوفی گونگے شیطان بن کر اس نظارے کو دیکھتے رہے۔

(۳) اسی صوفی کانفرنس میں قوالی کے نام پر چند مَردوں کو سفید لہنگا پہنا کر رنڈیوں کی طرح نچایا گیا تمام صوفی اس منظر سے محظوظ ہوتے رہے۔

(۴) مذکورہ قوالی کا آغاز مذکورہ غیر مسلم کی تعریف توصیف اور اس کے لیے دعائے عمر خضر سے کیا گیا ان نام نہاد صوفیوں میں سے کسی کے ماتھے پر شکن تک نہیں آیا۔

(۵) تصوف کی اسی مجلس میں وہابیوں کے پیشواؤں کو تصوف وروحانیت کا امام بتایا گیا کسی کو بھی اعتراض نہیں ہوا۔

(۶) اسی مجلس صوفیہ میں صوفیوں کے ساتھ عورتوں کا کھلے عام اختلاط رہا کوئی صوفی اعتراض کرتا یہ تو بہت دور کی بات بلکہ یہ نام نہاد صوفی ان کے ساتھ کھاتے پیتے رہے بلکہ ان کی معیت میں فخریہ طور پر تصویر کشی میں بھی مبتلا رہے۔

ڈاکٹر طاہر القادری کے اہلِ سنت مخالف بعض افکار و نظریات

(۱) مسلمانوں کے تمام مسالک اور مکاتبِ فکر میں عقائد کے بارے میں کوئی بنیادی اختلاف موجود نہیں ہے۔ (فرقہ پرستی کا خاتمہ کیوں کر ممکن ہے ص: ۶۵)

(۲) میں شیعہ اور وہابی علما کے پیچھے نماز پڑھنا صرف پسند ہی نہیں کرتا بلکہ جب بھی موقع ملے ان کے پیچھے نماز پڑھتا ہوں۔ (رسالہ دید وشنید ص: ۴)

(۳) میں فرقہ واریت پر لعنت بھیجتا ہوں میں کسی فرقہ کا نہیں۔ (رسالہ دید وشنید ص: ۴)

(۴) اب کسی کا یہ دعوی کرنا کہ فلاں کلمہ گو منافق اور کافر ہے اپنے آپ کو خدا اور رسول کے مسند پر بٹھانے کے مترادف نہیں تو اور کیا ہے۔ (نوائے وقت میگزین ۱۹ ستمبر ۱۹۸۶ء ص: ۲)

(۵) خمینی کی محبت کا تقاضہ ہے کہ ہر بچہ خمینی بن جائے۔(روزنامہ نوائے وقت لاہور، ۱۹۸۹ء)

(٦) میں حنفیت یا مسلک اہلسنت کی بالاتری کے لیے کام نہیں کررہا ہوں۔(نوائے وقت میگزین ۱۹ر ستمبر ۱۹۸٦ء، ص:۴)

(۷) بریلویت، دیوبندیت، اہل حدیثیت، شیعیت ایسے تمام عنوانات سے وحشت ہونے لگتی ہے۔(نوائے وقت میگزین ۱۹ر ستمبر ۱۹۸٦ء، ص:۱۱۱)

(۸) اللہ تعالیٰ نے سرور کائنات صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو بھی یہ اختیار نہیں دیا کہ وہ دین کے معاملے میں کسی پر اپنی مرضی مسلط کریں۔(فرقہ پرستی کا خاتمہ کیوں کر ممکن ہے ص:۸٦)

(۹) تمام صحابہ بھی اکٹھے ہوجائیں تو علم میں حضرت علی کرم اللہ وجہہ الکریم کا کوئی ثانی نہیں۔(روزنامہ جنگ ۱۹ر مئی ۱۹۸۷ء، مضمون: مولوی طاہر القادری)

(۱۰) لڑکے اور لڑکیاں اگر تعلیمی مقصد کے لیے آپس میں ملیں تو ٹھیک ہے۔(روزنامہ جنگ جمعہ میگزین ۲۷ر فروری تا ۷ر مارچ ۱۹۸۷ء، انٹرویو مولوی طاہر القادری)

(۱۱) عورت کی دیت مرد کے برابر ہے۔(نوائے وقت اتوار ۱۵ر اگست ۱۹۸۴ء)

(۱۲) میرے نزدیک شیعہ سنی میں کوئی امتیاز نہیں (رسالہ چٹان لاہور ۲۵ر مئی ۱۹۸۹ء)

ایسے افکار ونظریات رکھنے کے باوجود انگریزوں کے دیے ہوئے پاؤنڈ وڈالر اور یورو وغیرہ کے سہارے اپنی اصلی صورت کو چھپانے کے لیے کچھ ضمیر فروشوں کو زرخرید غلام بنالیا جو مختلف محاذ پر اس کی حمایت کے لیے کمربستہ ہیں کوئی قلم کار کی صورت میں حمایت کررہا ہے تو کوئی کارِ افتا کا سہارا لے کر اس کو بے داغ ثابت کرنے کے لیے زور صرف کررہا کوئی تصوف کا لبادہ اوڑھ کر اسی کام کو انجام دے رہا ہے۔

تصوف یا ڈھونگ؟

یہود و نصاری کی رضا و خوشنودی حاصل کرنے کے لیے ایمان و اعتقاد سے کھلواڑ کر کے شریعت مطہرہ سے کھلی ہوئی بغاوت کرنا، کیا معاذ اللہ! اسی بھونڈی صورت کا نام تصوف ہے؟ نہیں نہیں ہرگز نہیں تصوف تو اس پاکیزہ و مقدس اور عالی فکر کا نام ہے کہ جو انسان کو کمال تک پہونچا کر اس کے قد کو اونچا کر دیتی ہے۔ اس نور کو تصوف کہتے ہیں جس سے سارا عالم جگمگا جاتا ہے۔ تصوف اس روحانی سفر کا نام ہے جو شریعت کی مقدس راہوں سے ہوتا ہوا معرفت و حقیقت کی منزل پر پورا ہوتا ہے۔ دیکھیے تصوف کا تعارف کرتے ہوئے عارف باللہ سیدی عبد الوہاب شعرانی قدس سرہٗ نے فرمایا ہے:

"التصوف انما هو زبدة عمل العبد باحكام الشرعية"۔(الطبقات الكبرى جلد اول، مقدمة الكتاب، ص:٤، مطبوعة مصر) یعنی تصوف وہ تو احکام شریعت پر بندہ کے عمل کا خلاصہ ہے۔

حضرت ابوعبداللہ محمد بن خفیف ضبی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں:

"التصوف تصفية القلوب واتباع النبي صلى الله تعالىٰ عليه وسلم في الشريعة"(الطبقات الكبرى جلد اول، ذكر ابي عبد الله بن محمد الضبي، ص:٤، مطبوعة مصر)۔ یعنی تصوف اس کا نام ہے کہ دل صاف کر کے شریعت میں نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی پیروی ہو۔

"علم التصوف تفرع من عين الشريعة" ۔(الطبقات الكبرى جلد اول، مقدمة الكتاب، ص:٤، مطبوعة مصر) یعنی علم تصوف چشمۂ شریعت سے نکلی ہوئی جھیل ہے۔

ان دونوں بزرگوں کے اقوال سے معلوم ہوا کہ کوئی بھی انسان اس وقت تک صوفی ہو ہی نہیں سکتا ہے جب کہ وہ شریعت مطہرہ کی بجا آوری میں کامل نہ ہو جائے، اور جب شریعت کی بجا آوری میں کامل ہو جائے گا اس وقت اس کو اللہ تعالیٰ کی سچی توجہ حاصل ہو جائے گی جیسا کہ علامہ احمد بن احمد برنسی مغربی المعروف بہ ''زرّوق'' (م ۸۹۹ھ) فرماتے ہیں:

"وقد حدّ التصوف ورسم وفسربوجوه تبلغ نحو الالفين ، مرجع كلها لصدق التوجه الى الله تعالىٰ"۔(قواعد التصوف علىٰ وجه يجمع بين الشريعة والحقيقةويصل الاصول والفقه بالطريقة ص:۱۳) یعنی تصوف کی حدّ ورسم تقریبا دو ہزار کے قریب بیان کی گئی ہیں، ان میں سے ہر ایک کا مقصود وصول الی اللہ ہے۔

محبوب سبحانی قطب ربانی سیدنا شیخ عبدالقادر جیلانی حضور غوث اعظم قدس سرہ ارشاد فرماتے ہیں:

"اقرب الطرق الى الله تعالىٰ لزوم قانون العبوديةوالاستمساك بعروة الشريعة"۔(بهجة الأسرارص:۵۰،مطبوعة مصر) یعنی اللہ تعالیٰ کی طرف سے سب سے زیادہ قریب راستہ قانون بندگی کو لازم پکڑنا اور شریعت کی گرہ کو تھامے رہنا ہے۔

معاصرِ حضرت جنید بغدادی، حضرت سیدی ابو العباس احمد بن محمد الآدمی قدس سرہ فرماتے ہیں:

"من الزم نفسه آداب الشريعةنور الله تعالىٰ قلبه بنور المعرفة ولا مقام اشرف من مقام متابعة الحبيب صلى الله تعالىٰ عليه وسلم فى اوامره وافعاله واخلاقه"۔(الرسالة القشيريةص ۲۵ ،مطبوعةمصر) یعنی جو اپنے اوپر آداب شریعت لازم کرے اللہ تعالیٰ اس کے دل کو نور معرفت سے روشن فرما دے گا اور کوئی مقام اس سے بڑھ کر معظم

نہیں کہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے احکام وافعال اور عادات سب میں حضور ہی کی پیروی کی جائے۔

ان اقتباسات سے یہی واضح ہوتا ہے کہ شریعت مطہرہ کی اتباع و پیروی کرنا یہ حصول تصوف کے لیے شرط اول ہے اور احکام شرع پر عمل یہ موقوف ہے جب تک ایمان نہ ہو اس وقت تک احکام شرع پر عمل درآمد ہونے کا کوئی معنی ہی نہیں ہے اسی طرح سے ایمان کے بعد جب شریعت مطہرہ کی پیروی نہ ہو اس وقت تک منازل تصوف کے حصول کا بھی کوئی معنی نہیں ہے جیسا کہ علامہ احمد بن احمد برنسی مغربی المعروف بہ ''زرّوق'' (م ۸۹۹ھ) فرماتے ہیں:

”صدق التوجه مشروط بكونه من حيث يرضاه الحق تعالىٰ وبما يرضاه، ولا يصح مشروط بدون شرطه، ﴿وَلَا يَرْضٰى لِعِبَادِهِ الْكُفْرَ﴾(الرمز ۳۹/۷) فلزم تحقيق الايمان﴿وَإِن تَشْكُرُوا يَرْضَهُ لَكُمْ﴾(الرمز ۳۹/۷)فلزم العمل بالاسلام۔ یعنی تصوف کے لیے سچی توجہ اس جانب کے جو حق تعالیٰ کو پسند ہو اور جس سے اللہ تعالیٰ راضی ہو یہ شرط ہے، اس شرط کے بغیر تصوف صحیح نہیں ہوگا (یعنی تصوف پایا ہی نہیں جائے گا) جیسا کہ اللہ تعالیٰ کا قول ہے: [اور اپنے بندوں کا کفر کرنا اللہ تعالیٰ کو پسند نہیں] تو وجود تصوف کے لیے ایمان لازم وضروری ہے، جیسا کہ اللہ تعالیٰ کا قول ہے: [اور اگر تم شکر کرو تو اسے تمہارے لیے پسند فرماتا ہے۔]

شیطان تو وہ صوفیائے کرام کے صرف افکار ونظریات ہی نہیں بلکہ پوری انسانیت کا ہی کھلا ہوا دشمن ہے جیسا اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے﴿إِنَّ الشَّيْطٰنَ لِلإِنسَانِ عَدُوٌّ مُّبِينٌ﴾(یوسف ۱۲/۵) بے شک شیطان انسان کا کھلا دشمن ہے۔ اسی لعین ہی نے تو بارگاہ ایزدی میں انسانوں کے لیے یہ قسم کھائی تھی کہ میں ضرور تیرے سیدھے راستے پر ان کی تاک میں بیٹھوں گا، ان کو بہکا

دوں گا اور خواہشات میں مبتلا کردوں گا۔ یہی وہ لعین ہے کہ جس نے حضرت آدم (علیٰ نبینا وعلیہم افضل الصلوات والتسلیمات) کے جی میں خطرہ ڈالا تھا اور خدا کی جھوٹی قسم کھا کر ان سے خیر خواہی کا ڈھونگ کیا تھا۔ شیطان ہمہ وقت اسی فراق میں ہی سرگرداں ہے کہ کسی طرح انسان کو گناہوں میں ملوث کیا جاسکے بقول صوفیائے کرام ''کبھی کبھی وہ نیک کام کے لیے ننانوے (۹۹) دروازے کھولتا ہے تاکہ انسان سے ایک گناہ کا کام کرواسکے''۔

صوفیائے کرام اللہ تعالیٰ کی طاعت و بندگی میں ہمہ وقت مصروف رہتے ہیں اللہ تعالیٰ ان سے راضی ہوتا ہے وہ اللہ تعالیٰ سے راضی ہوتے ہیں اور صوفیائے کرام دوسروں کو بھی اللہ تعالیٰ کی طاعت و بندگی کے لیے بلاتے ہیں اور اس کے لیے کوشاں رہتے ہیں، ان کا مقصود عند اللہ محمود و محبوب ہوتا ہے۔ شیطان بھی کبھی کبھی دوسروں کو طاعت و بندگی کی جانب بلاتا ہے اور اس کے لیے کوشاں رہتا ہے، لیکن اس کا مقصود عند اللہ مذموم و مبغوض ہوتا ہے جس کا اندازہ صاحب مثنوی کی بیان کردہ اس حکایت سے بخوبی ہوسکتا ہے:

''امیر المومنین حضرت امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ ایک دن صبح کے وقت سوتے رہ گئے تو شیطان نے آکر [حیّ علی الفلاح] کہا، حضرت امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اس کے ظاہری حکم کے مکر و فریب کو سمجھ لیا۔ ارشاد فرمایا: اے شیطان! تُو تو گناہ کا ہی حکم دیتا ہے، پھر تو مجھے اطاعت الٰہی کا حکم کیسے دے رہا ہے؟ اس تعجب خیز معاملے کا سبب کیا ہے؟ کیونکہ تجھ جیسے سے ایسی توقع نہیں۔ شیطان نے کہا: تم کو بیدار کرنے کی وجہ یہ ہے کہ ایک دن تم نے فجر کی نماز حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ باجماعت نہیں پڑھ پائی تھی تو تم کو اس پر بہت افسوس و شرمندگی ہوئی، تو تمہارے لئے اس اطاعت سے زیادہ اجر و ثواب لکھا گیا جس کی تم بجا آوری کرتے تھے، اسی وجہ سے میں خوف کرتا ہوں کہ کہیں تم دوبارہ سوتے ہوئے نہ رہ جاؤ اور تم کو پھر

وہی اجر وثواب حاصل نہ ہو جائے۔(مثنوی شریف دفتر دوم ص:۶۳)

''دارالندوہ'' میں حضور سرور دو عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے خلاف چال چلنے کے لیے معاذ اللہ آپ کو نقصان پہنچانے کے لیے ایک میٹنگ کی گئی تھی جس میں شیطان صوفیانہ شکل میں حاضر ہوا تھا تا کہ اس کو بزرگ سمجھ کر لوگوں میں اس کی بات کو مانا جائے حالانکہ اس کا باطن اس کے ظاہر کے سراسر خلاف تھا اسی طرح سے ''ورلڈ صوفی فورم/انٹرنیشنل صوفی کانفرنس'' کا منعقد کرنا یہ ''ڈاکٹر طاہر القادری'' کو متعارف کرانے کی سوچی سمجھی وہابیہ کی طرح ایک خطرناک سازش ہے جیسے وہابی اور دیوبندی آج اپنے عقائد کی نشر و اشاعت کے لیے خود کو صوفی ظاہر کر دیتے ہیں حالاں کہ وہابیوں کے امام و پیشوا مولوی اسماعیل دہلوی نے لکھا ہے کہ جو صاحب سلسلہ صوفی ہیں وہ معاذ اللہ یہودیوں کی طرح ہیں ملاحظہ ہو:

''دین میں نئی نئی رسم اور نئے نئے عقیدے اور طریقے نہ نکالو اور پھوٹ نہ ڈالو کہ کوئی معتزلی ہوئے کوئی خارجی بنے اور کوئی رافضی اور کوئی ناصبی اور کوئی جبری اور کوئی قدری اور کوئی مرجئی کہلائے اور کوئی سر پر بال رکھ کر اور چار ابرو کا صفایا کر کے فقیری جتائے پھر ان میں کوئی قادری کوئی نقشبندی کوئی چشتی بنے۔حکم یہی ہے کہ سب مل کر قرآن اور حدیث پر عمل کرو اور سنت کے طریقے کے موافق مسلمان رہو اور یہود و نصاریٰ کی طرح کئی فرقے مت ہو جاؤ''۔(تذکیر الاخوان ص:۱۲،۱۳ مطبوعہ اقبال اکیڈمی لاہور)

وہابیوں نے جب یہ دیکھا کہ عوام کو اپنے دام فریب میں لانا مشکل کام ہے تو انہوں نے دیوبندیت وحنفیت کے نام کا سہارا لے کر اپنے وہابی افکار ونظریات کو عام کیا اس دوغلی پالیسی کے ذریعہ ان کو اپنے مذہب نامہذب کو سنیت میں پھیلانے کا اچھا موقع مل گیا یہی مکرو فریب والی چال ان لوگوں نے اختیار کی اور جب انہوں نے دیکھا کہ عوام اہل سنت پر ان کے

غلط افکار ونظریات کافی حدتک ظاہر ہوچکے ہیں تو انہوں نے بھی تصوف کے نام کا جال پھیلا کر دیوبندیوں کی پرانی پالیسی اپنا کر،تسبیح کے دانے گھما کر'' آتے جاؤ پھنستے جاؤ'' کے ذریعہ عوام کو گمراہ کرنا شروع کردیا ہے۔اسی طریقہ کار کو اپناتے ہوئے ہندوستان میں ''ڈاکٹر طاہرالقادری'' کے مداحوں نے تصوف کے ڈھونگ رچانا شروع کردیا ہے۔

شہد دکھائے زہر پلائے قاتل ڈائن شوہر کش

اس مردار پہ کیا للچایا دنیا دیکھی بھالی ہے

ہند میں ڈاکٹر طاہرالقادری کے حامیوں کی تصوف کی آڑ میں شریعت کی مخالفت

ہندوستان میں جولوگ ''ڈاکٹر طاہرالقادری'' کی حمایت کرتے ہیں وہ ایک چھوٹی سی جماعت پر مشتمل ہیں جس سے متعلق اکثر افراد کو تصوف اور صوفیائے کرام کے افکار ونظریات کے خلاف ہی دیکھا گیا اور یقیناً وہ قولا، فعلاً پاکیزہ تصوف کے کھلے ہوئے دشمن ہیں۔اس جماعت کی جانب سے بظاہر کچھ تحریری کام بھی انجام دیے جاتے ہیں جو حقیقت میں'' جامِ فتور'' کی صورت میں لوگوں کے لیے محض ''خطرِ راہ'' کی حیثیت رکھتے ہیں۔خوف خدا اور محبت رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے عاری کچھ لوگوں نے جب شہرت طلبی،شکم پروری اور حصول دنیا کے لیے جب اپنے دوسرے حربوں کو ناکام ہوتے ہوئے دیکھا تو انہوں نے محض انہیں خسیس و رذیل چیزوں کے حصول کے لیے تصوف کا لبادہ اوڑھنا بھی شروع کردیا،اور اسی ٹولی کے شریک وسہیم ہوگئے۔لیکن جب آپ ان کے افعال وکردار کو دیکھیں گے تو آپ کو معلوم ہوگا کہ یہ ٹولی نہ یہ کہ صرف تصوف سے دور ہے بلکہ تصوف کی کھلی دشمن ہے۔اس کی چند مثالیں رقم کی جاتی ہیں

تا کہ اس شیطانی سازش کا اصلی چہرہ بے نقاب ہو اور بھولے بھالے سنی مسلمان ان کے دام مکرو فریب میں آنے سے محفوظ رہ سکیں۔

سید سراواں الٰہ آباد والوں کے بعض افکار ونظریات

اس جماعت و ادارہ کے جو سب سے بڑے صوفی ہیں جن کے یہاں جلدی جلدی اضطراری کیفیت کے ساتھ ''خوک وخر'' اور ''پروفیسر اختر'' وغیرہ ''ناصر'' وہم فکر کی حیثیت سے حاضر ہوتے رہتے ہیں۔ان کا حال ان کے ان افکار ونظریات سے اچھی طرح پتا لگایا جا سکتا ہے جو ان کے ادارے سے وقتاً فوقتاً شائع ہوتے رہتے ہیں:

(۱) ''اس وقت کسی فرد کی تکفیر نہیں کی جائے گی اور نہ ہی ہم تاویل کرنے والوں کی تکفیر کریں گے۔(ماہنامہ خضر راہ الٰہ آباد مئی ۲۰۱۳ء ص:۱۳)

(۲) ''ان (ابومیاں) کی بارگاہ میں ہندو مسلم، مومن و کافر، سنی شیعہ، حنفی شافعی، دیوبندی بریلوی، اور امیر و فقیر، عالم و جاہل، گورے کالے ہر طرح کے پیاسے آتے ہیں''۔(نغمات الاسرار ص:۱۱)

(۳) ''وہ (ابومیاں) حنفی ہیں مگر ان کی تقلید میں جمود نہیں''۔(نغمات الاسرار ص:۱۱)

(۴) ''حضرت (ابومیاں) کی شخصیت ایک جہت سے شاہ ولی اللہ محدث دہلوی کی سی ہے تو دوسری طرف جب فقہ و افتا کی بات آتی ہے تو کبھی کبھی نگاہ کوتاہ بین کو تقلید کی زنجیریں ٹوٹتی ہوئی محسوس ہوتی ہیں''۔(نغمات الاسرار ص:٦)

(۵) ''اگر تم حنفی ہو تو بتاؤ کہ ان تینوں فقہی مذاہب حنبلی، مالکی اور شافعی کے پیروکاروں میں کوئی اللہ کا ولی ہے یا نہیں؟ اگر ہے تو بتاؤ کسی ولی کی اقتدا میں نماز ہوگی یا نہیں؟ افسوس کہ ایک حنفی نماز تو چھوڑ سکتا ہے مگر کسی شافعی یا حنبلی کی اقتدا نہیں کر سکتا! تعجب ہے کہ تم اپنے اصول کا

دوسروں کو پابند بناتے ہو جب کہ ان کے پاس بھی قرآن وسنت سے مستنبط اصول موجود ہیں، جن کو تم برحق کہتے ہو۔ بتاؤ کیا تم تضاد بیانی کے شکار نہیں ہو زبان سے برحق مانتے ہو اور دل سے باطل قرار دیتے ہو قولاً حق گردانتے ہو اور فعلاً اس کا بطلان کرتے ہو کیا یہ نفاق خفی نہیں ہے؟'' (الاحسان کتابی سلسلہ ۴/افادات ابومیاں، ص:۲۳)

سید سراواں الٰہ آباد کے ''ابومیاں'' سوادِ اعظم کی مخالفت

پہلا اقتباس

''اس وقت کسی فرد کی تکفیر نہیں کی جائے گی اور نہ ہی ہم تاویل کرنے والوں کی تکفیر کریں گے۔'' (ماہنامہ خضر راہ الٰہ آباد مئی ۲۰۱۳ء ص:۱۳)

ہمارا تبصرہ

دیابنہ و وہابیہ، رافضی و چکڑالوی، اہل حدیث و اہل قرآن اور قادیانیوں وغیرہ میں سے کون سا فرقہ ایسا ہے جو اپنے غلط افکار ونظریات کی موقع پڑنے پر تاویل نہیں کرتا؟

لیکن ''ابومیاں'' کے زیرِ سایہ شر سے نکلنے والے رسالے میں صاف کہہ دیا گیا کہ ''اس وقت کسی فرد کی تکفیر نہیں کی جائے گی''۔ وہ فرقہائے باطلہ کہ بدمذہب کہ جن کی بدمذہبی حد کفر کو پہنچی ہوئی ہے تو ان پر علمائے حرمین شریفین اور ساری دنیا کے علمائے حق اہل سنت وجماعت بلکہ سوادِ اعظم اہل سنت وجماعت کی جانب سے ان کے عقائد کفریہ کی وجہ سے حکمِ کفر ہے۔ ''ابو میاں'' کی جانب سے علمائے حرمین شریفین کے علاوہ ساری دنیا کے علمائے حق اہل سنت وجماعت بلکہ سوادِ اعظم اہل سنت وجماعت کی یہ کھلی مخالفت نہیں تو کیا ہے؟

''ابومیاں'' کی خانقاہِ سراواں مرکز اختلاط بدمذہباں

دوسرا اقتباس: ''ہندو مسلم، مومن و کافر، سنی شیعہ، حنفی شافعی، دیوبندی بریلوی، اور امیر و فقیر، عالم و جاہل، گورے کالے ہر طرح کے پیاسے آتے ہیں''۔ کیا اس میں اس بات کا کھلا ہوا اعلان نہیں کہ ''ابو میاں'' سب سے اختلاط رکھتے ہیں؟ نیز اس میں عوام کو سب سے اختلاط رکھنے، میل جول اور رشتہ قائم کرنے کی کھلی ترغیب نہیں ہے ترغیب نہیں تو اور کیا ہے۔؟ کیا اس سے یہ واضح نہیں ہوتا کہ یہاں شریعت مطہرہ کے خلاف بدمذہبوں سے کھلم کھلا اختلاط رکھا جاتا ہے۔ جب کہ علمائے دین و اولیائے کاملین نے بدمذہبوں سے دور و نفور رہنے کا حکم دیا ہے۔

''ابو میاں'' کی تقلید سے آزادی اور مقلدین پر کوتاہ بینی کا الزام

تیسرا اقتباس: ''وہ (ابو میاں) حنفی ہیں مگر ان کی تقلید میں جمود نہیں''۔ (نغمات الاسرار ص:۱۱)

چوتھا اقتباس: ''حضرت (ابو میاں) کی شخصیت ایک جہت سے شاہ ولی اللہ محدث دہلوی کی سی ہے تو دوسری طرف جب فقہ و افتا کی بات آتی ہے تو کبھی کبھی نگاہ کوتاہ بین کو تقلید کی زنجیریں ٹوٹتی ہوئی محسوس ہوتی ہیں''۔ (نغمات الاسرار ص:٦)

کیا ان اقتباسات میں تقلید کے اوپر چھینٹا کشی کرنے کے ساتھ ساتھ ''مولوی اسماعیل دہلوی'' کی ذہنیت کی بو نہیں آتی ہے؟

کیا اس میں مقلدین کو طعن و تشنیع نہیں کی گئی ہے؟

مقلدین کو کوتاہ بین نہیں کہا گیا؟

ان اقتباسات سے ان کی غیر مقلدانہ اور وہابیہ نواز ذہنیت آشکارا نہیں ہوتی ہے؟

''ابو میاں'' کی طرف سے علمائے احناف اور اعلیٰ حضرت پر نفاقِ خفی کا الزام

پانچواں اقتباس:''اگر تم حنفی ہو تو بتاؤ کہ ان تینوں فقہی مذاہب حنبلی، مالکی اور شافعی کے پیروکاروں میں کوئی اللہ کا ولی ہے یا نہیں؟ اگر ہے تو بتاؤ کسی ولی کی اقتدا میں نماز ہوگی یا نہیں؟ افسوس کہ ایک حنفی نماز تو چھوڑ سکتا ہے مگر کسی شافعی یا حنبلی کی اقتدا نہیں کر سکتا! تعجب ہے کہ تم اپنے اصول کا دوسروں کو پابند بناتے ہو جب کہ ان کے پاس بھی قرآن وسنت سے مستنبط اصول موجود ہیں، جن کو تم برحق کہتے ہو۔ بتاؤ کیا تم تضاد بیانی کے شکار نہیں ہو زبان سے برحق مانتے ہو اور دل سے باطل قرار دیتے ہو قولا حق گردانتے ہو اور فعلا اس کا بطلان کرتے ہو کیا یہ نفاق خفی نہیں ہے؟''(الاحسان کتابی سلسلہ ۴/افادات ابومیاں، ص:۲۳)

حنفی شافعی کی اقتدا میں نماز پڑھے یا نہ پڑھے؟ اس متعلق اعلی حضرت امام احمد رضا قدس سرہ و دیگر علمائے احناف کا موقف یہ ہے کہ اگر شافعی امام کی عادت مقامات اختلاف میں احتیاط کی ہو تو اس کی اقتدا جائز ہے ورنہ نہیں، ملاحظہ فرمائیں:

شرح ملتقی الابحر میں ہے:"جواز اقتداء الحنفی بالشافعی اذا کان الامام یحتاط فی مواضع الخلاف"۔(مجمع الانھر شرح منتقی الابحر، باب الوتر والنوافل، المجلد الاول، ص:۱۲۹) یعنی حنفی کا شافعی کی اقتدا کرنا اس وقت جائز ہے جب شافعی امام مقامات اختلاف میں محتاط ہو۔

ردالمحتار میں ہے:''قال کثیر من المشائخ ان کان عادته مراعاة موضع الخلاف جاز والا فلا۔''(ردالمحتار مطلب فی الاقتداء، المجلد الأول، ص:٤١٦) یعنی اکثر مشائخ نے فرمایا ہے کہ اگر شافعی امام کی عادت مقامات اختلاف میں احتیاط کی ہو تو اس کی اقتدا جائز ہے ورنہ نہیں۔

بحرالرائق میں ہے:"حاصله ان صاحب الهداية جواز الاقتداء بالشافعی

بشرط ان لا یعلم المقتدی منه ما یمنع صحة صلاته فی رأی المقتدی"۔(بحرالرائق ، باب الوتر والنوافل، المجلد الثانی، ص:٤٥) یعنی حاصل یہ ہے کہ صاحب ہدایہ نے شافعی کی اقتدا کو اس شرط کے ساتھ جائز کہا ہے کہ جب مقتدی امام کے کسی ایسے عمل کو نہ جانتا ہو جو مقتدی کی رائے کے مطابق صحت نماز کے منافی ہے۔

اعلیٰ حضرت امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ نے یوں تحریر فرمایا ہے:

''اگر شافعی طہارت و نماز میں فرائض وارکانِ مذہب حنفی کی رعایت کرتا ہے اس کے پیچھے نماز بلا کراہت جائز ہے، اگرچہ حنفی کے پیچھے افضل اور اگر حال رعایت معلوم نہ ہو تو قدرے کراہت کے ساتھ جائز، اور اگر عادت عدم رعایت معلوم ہو تو کراہت شدید ہے اور اگر معلوم ہو کہ خاص اس نماز میں رعایت نہ کی تو حنفی کو اس کی اقتدا جائز نہیں اس کے پیچھے نماز نہ ہوگی، صورت اول ودوم میں شریک ہو جائے اور صورت سوم میں شریک نہ ہو، اور چہارم میں تو نماز ہی باطل ہے''۔(فتاوی رضویہ مترجم، جلد٦، ص:٥٥٨)

اسی میں ہے:

''حنفی جب دوسرے مذہب والے کی اقتدا کرے جہاں اس کی اقتدا جائز ہو کہ اگر امام کسی ایسے امر کا مرتکب ہو جو ہمارے مذہب میں ناقض طہارت یا مفسد نماز ہے جیسے آبِ قلیل متنجس یا مستعمل سے طہارت یا چوتھائی سر سے کم کا مسح یا خونِ فصد وریم زخم و قے وغیرہا نجاسات غیر سبیلین پر وضو نہ کرنا یا قدر درم سے زائد منی آلودہ کپڑے سے نماز پڑھنا یا صاحب ترتیب ہو کر باوصف یادِ فائتہ ووسعتِ وقت بے قضائے فائتہ نماز وقتی شروع کر دینا یا کوئی فرض ایک بار پڑھ کر پھر اسی نماز میں امام ہو جانا تو ایسی حالت میں تو حنفی کو سرے سے اس کی اقتدا جائز ہی نہیں اور اس کے پیچھے نماز محض باطل۔(فتاوی رضویہ مترجم، جلد٦، ص:٤٠٧)

اسی میں ہے:

’’مذاہب اربعہ اہل سنت سب رشد و ہدایت ہیں جو ان میں سے جس کی پیروی کرے عمر بھر اسی کا پیرو رہے، کبھی کسی مسئلے میں اس کے خلاف نہ چلے وہ ضرور صراط مستقیم پر ہے اس پر شرعاً کوئی الزام نہیں، ان میں سے ہر مذہب انسان کے لیے نجات کو کافی ہے، تقلید شخصی کو شرک یا حرام ماننے والے گمراہ، ضالین، متبع غیر سبیل المومنین ہیں‘‘۔(فتاوی رضویہ، قدیم، ۱۱/۳۱۱)

اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خاں فاضل بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں:

شافعی، مالک، احمد امام حنیف

چار باغ امامت پہ لاکھوں سلام

کاملان طریقت پہ کامل درود

حاملان شریعت پہ لاکھوں سلام

بے عذاب وعتاب وحساب وکتاب

تا ابد اہل سنت پہ لاکھوں سلام

(حدائق بخشش)

حرمین شریفین پر وہابیوں کے تسلط سے قبل چاروں فقہی مذاہب کے مصلے تھے حنفی، مالکی، شافعی اور حنبلی سب اپنے اپنے امام کی اقتدا میں نماز پڑھتے اور اس کو بہتر سمجھتے تھے۔ لیکن دیوبندیوں کے پیشوا مولوی رشید احمد گنگوہی نے اس کی برائی بیان کی ہے۔

مولوی رشید احمد گنگوہی خانۂ کعبہ کے چار مصلوں کے بارے میں لکھتے ہیں

’’چار مصلے جو کہ مکہ معظّمہ میں مقرر کیے گئے ہیں لاریب امر زبوں (برا) ہے‘‘۔(سبیل الرشاد ص:۳۲)

اس کے بعد اگلے صفحہ پر گنگوہی صاحب یوں لکھتے ہیں:

’’یہ تفرقہ نہ ائمہ دین حضرات مجتہدین سے نہ علمائے متقدمین سے بلکہ کسی وقت میں سلطنت میں کسی امر کی وجہ سے یہ امر حادث ہوا ہے کہ اس کو کوئی اہل علم اہل حق پسند نہیں کرتا پس یہ طعن نہ علمائے حق مذاہب اربعہ پر ہے بلکہ سلاطین پر ہے کہ مرتکب اس بدعت کے ہوئے۔(سبیل الرشاد ص:۳۳)

جس طرح سے’’مولوی رشید احمد گنگوہی‘‘ نے خانۂ کعبہ کے چار مصلوں کو فقہِ حنفی کے خلاف برا امر اور بدعت قرار دیا ہے ایسے ہی’’ابومیاں‘‘ نے بھی ان سے دو ہاتھ آگے نکلتے ہوئے، کسی حنفی کے شافعی کی اقتدا نہ کرنے کو، قول وفعل اور زبان ودل کا اختلاف کہہ کر’’شرکِ خفی‘‘ ثابت کیا ہے۔

اس سے اندازہ لگایے کہ یہ کیسے حنفی اور کیسے مقلد ہیں؟

کس طرح سے علمائے احناف اہل سنت وجماعت کی عظمت کم کرنے کی گھنونی سازش رچ رہے ہیں اوران نفوسِ قدسیہ سے عوام کو بیزار کرنے کے لیے کیسی گندی حرکت کر رہے ہیں۔

’’ابومیاں‘‘ کی طرف سے ابنِ تیمیہ کی مدح سرائی

اس جماعت کے نزدیک’’ابومیاں‘‘ اورمنہاج پادری وغیرہ تصوف کے اعلیٰ مقام پر کیوں نہ فائز ہوں جب کہ ابنِ تیمیہ جوکہ حقیقت میں گمراہ اور گمراہ گر ہے ان کے نزدیک تو اس کی رفعتیں بھی کمال کی ہیں۔ابن تیمیہ کی پہلے شرعی حیثیت ملاحظہ فرمائیں:

ابن تیمیہ کے بارے میں اعلیٰ حضرت امام احمد رضا قدس سرہ فرماتے ہیں:

’’ابن تیمیہ ضال ومضل (گمراہ وگمراہ گر) ہے‘‘۔(المعتقد المنتقد مترجم ص:۱۸۸)

’’متاخرین حنابلہ میں بعض خبثا مجسمہ ہوگئے جیسے ابن تیمیہ وابن قیم‘‘۔(فتاوی رضویہ قدیم جلد ۱۱ص:۴۹)

اہل سنت و جماعت کا موقف آپ نے ملاحظہ کیا کہ ''ابن تیمیہ'' گمراہ اور گمراہ گر ہے۔
لیکن ماضی قریب میں وہابیوں نے ابن تیمیہ اور ابن قیم وغیرہ کی ضرور قصیدہ خوانی کر کے تعریفوں کے پل باندھے ہیں۔''ابومیاں'' کی فکر بھی دیکھیے اور غور کیجیے کہ ان کی فکر اہل سنت و جماعت اور وہابیوں میں سے کس سے میل کھاتی ہے؟ ان کے نزدیک ''ابن تیمیہ'' کا کیا رتبہ ہے اس کو ان کے یہاں سے شائع ہونے والے رسالہ ''الاحسان'' کے حوالے سے ملاحظہ کیجیے:

(۱)''اللہ تعالیٰ نے شیخ ابن تیمیہ کو بڑی خوبیوں سے نوازا تھا وہ حافظہ، علم وفضل، تقوی و خشیت، زہد وورع، قناعت وصبر، جرأت وشجاعت، سنت کی پیروی، بدعت سے اجتناب اعلائے کلمۂ حق اور جہاد کے لیے ہمہ وقت کمربستگی، یہ وہ خصوصیات ہیں جن سے وہ اپنے معاصرین کے درمیان ممتاز اور مشہور ہوئے۔(الاحسان کتابی سلسلہ ۲ ر ص: ۱۰۷)

(۲)''اب ضرورت اس بات کی ہے کہ جانب داری سے ہٹ کر ان (ابن تیمیہ) کی کتابوں کا مطالعہ کیا جائے اور خصوصاً تصوف کے حوالے سے ان کے نظریات کا مطالعہ کر کے ان کو عام کیا جائے۔(الاحسان کتابی سلسلہ ۲ ر ص: ۱۴۵)

کیا مذکورہ اقتباسات سے ابن تیمیہ کے تئیں ''ابومیاں'' کی عقیدتوں کا اظہار نہیں ہوتا ہے؟ کیا اس سے یہ ظاہر نہیں ہوتا ہے کہ ان کے نزدیک ''ابن تیمیہ'' ویسا ہی ہے جیسا دیوبندیوں اور وہابیوں کے نزدیک ہے؟

دارالافتا مرکز اہل سنت بریلی شریف کی عظمت پر حملہ

مفتی مطیع الرحمان مضطر صاحب بھی اسی ٹولے کے ایک اہم رکن ہیں۔انہوں نے باغیانِ مسلک اہلِ سنت و اعلیٰ حضرت خوشتر نورانی وابومیاں اور طاہر القادری کی بے جا حمایت سے اہل سنت کو اضطراب میں مبتلا کر رکھا ہے۔مفتی صاحب ان لوگوں کے لیے بظاہر بہت کارآمد

تریاق ہیں وہ اپنے آپ کو کارافتا سے جڑا ہوا ثابت کرتے ہیں حقیقت میں ان کا حال یہ ہے کہ وہ عمر کے اعتبار سے بڑھاپے کی دہلیز پار کر چکے ہیں اور آج پڑھا لکھا طبقہ ان سے بیزار ہے۔ ہنود کے دیوتاؤں اور پیشواؤں کی تعریف وتوصیف کرنے والے اور ان کے پنڈتوں سے اپنے گھر کی عورتوں اور خود کی عقیدت کے اظہار کے لیے اپنی بیوی کی پنڈت سے بات کرانے کو فخریہ طریقے سے بیان کرنے والے کو بھی بے گناہ ثابت کرنے کے لیے اپنا زورِ قلم صرف کرنے سے نہیں چوکے ہیں۔ ان کی سیرت کا یہ ایک نمایاں پہلو رہا ہے کہ وہ جس کے ساتھ بھی رہے ہیں ''ذباب فی ثیاب '' کی حیثیت سے ہی رہے ہیں آپسی اختلافات میں ڈیزل چھڑکتے ہوئے آئے ہیں لیکن اب انہوں نے پیٹرول ڈالنا شروع کیا ہے۔ مارہرہ مقدسہ، بریلی و بدایوں اور کچھوچھہ واشرفیہ ہر جگہ یہ رہے ہیں لیکن جہاں سے نکلے ہیں وہاں کے خلاف اختلاف وانتشار کے شعلے بھڑکانے کی خوب جدوجہد کی ہے۔ ''سراویوں'' کی مجلس میں انہوں نے ہی مردود طاہر منہاجی کی حمایت ان الفاظ میں کی ''میں ان کو نہ کافر مانتا ہوں نہ گمراہ میرے نزدیک وہ ایک مسلمان ہیں''۔ ان کے زعمِ ہمہ دانی وکذب کا اندازہ ان کے اس بیان سے ہوسکتا ہے جو کچھ دن قبل اپنے منہ میاں مٹھو نے دیا ہے:

'' ملک بھر سے روزانہ کم از کم پچاس ٹیلیفون آتے ہیں، خود بریلی شریف سے بھی لوگ فون کرتے ہیں ، میں کہتا ہوں بریلی شریف سے مجھے فون کر رہے ہو، وہاں ایک سے ایک دارالافتا قائم ہیں، میں ایک مثال کے طور پر یہ کہہ رہا ہوں، تو جواب ملتا ہے کہ حضرت تسلی نہیں ملتی، کئی بار ایسا ہوا ہے کہ مفتی نے جو جواب دیا ہے، وہ جواب غلط ثابت ہوگیا۔ بھائی آپ اس طرح کی حرکتوں سے اپنی عزت سے ہاتھ دھو رہے ہیں اور دارالافتا کا وقار بھی برباد کر رہے ہیں''۔ (جام نور دسمبر ۲۰۱۵ء ص:۲۹)

مذکورہ اقتباس در پردہ ہمہ دانی کا دعویٰ ضرور ہے اس میں مرکز اہل سنت بریلی شریف پر نقطہ چینی کی گئی ہے اور حقیقت میں اپنے ان فتاویٰ کو بلند ظاہر کرنے کی کوشش کی ہے جواب تک یہاں کے فتاویٰ کے خلاف صادر کر چکے ہیں، اگر چہ وہ ان کے اپنے پیرومرشد ''حضور مفتی اعظم'' قدس سرہ ہی کے خلاف ہی کیوں نہ ہوں، جب کہ یہ بات جگ ظاہر ہے کہ کوئی بھی مفتی اگر وہ خلوص کے ساتھ فتاویٰ کا کام کرے تو ٹھیک ورنہ اس کا انجام ذلت ورسوائی کے علاوہ کچھ نہیں ہے۔ یہ بات اس بات کی واضح دلیل ہے کہ موصوف کو اپنی اوقات بتانے کے لیے خود اپنی ہی جھوٹی تعریف کرنے کی ضرورت پڑ رہی ہے۔

مدیر ''جامِ نور'' تو ہمیشہ اسی فراق میں رہتے ہیں کہ کس پروپیگنڈہ کے ذریعہ اہل سنت وجماعت میں افتراق وانتشار کی راہ کو ہموار کیا جائے اس کے لیے یہ مختلف قسم کے جام پیش کرتے رہتے ہیں۔ فتاویٰ اور مفتیان کرام سے اظہار بیزاری، علمائے اہل سنت اور مدارس اسلامیہ پر کیچڑ تو اچھالتے ہیں کہ ان میں یہ کمی ہے وہ کمی ہے لیکن دوسری جانب فکر کو اتنا وسیع بھی کردیتے ہیں کہ روافض کے مذہبی ''ٹی وی'' چینلز پر جا کر حصول زر کے لیے ان کی بولی بول لیتے ہیں، گمراہوں اور بدمذہبوں سے خلط ملط بھی رکھتے ہیں تو وہیں پادری جیسے لوگوں کو ''شیخ الاسلام'' بھی کہتے ہیں۔

جو اسلامی نظریات کی رو سے گمراہ یا کافر ہوں، یا کسی گمراہ یا کافر کی حمایت کرکے اس کے کفریات وگمراہیت کو چھپاتے ہوں تو وہ اسلامی تصوف کے دشمن کہلائیں گے اس کے محافظ و پاسبان نہیں اگر وہ اپنے آپ کو محافظ و پاسبان ظاہر بھی کریں تو ان کی حیثیت اس چور کی طرح ہوگی جو مال کو خود چرانے کی فراق میں رہ کر حفاظت کا ڈھونگ کرے۔

اسلامی تصوف صرف نظری ہی نہیں ہے بلکہ حقیقت کا نام ہے جس کی تعبیر ان الفاظ

میں بھی کی جاتی ہے کہ تصوف قال نہیں بلکہ حال ہے۔ ایسے لوگوں کی اب اصلی صورت ظاہر ہوچکی ہے، اب یہ کسی بھی لبادے اور چولے میں آئیں ان سے دھوکے میں پڑ کر ان کے مکرو فریب کے جال میں نہ پھنسا جائے۔علمائے کرام کا یہ فرض منصبی ہے کہ ایسے لوگوں کی قبیح اور بیہودہ مزخرفات سے لوگوں کو ڈرائیں، ان کی چھپی چالوں کو کھولیں اور خفیہ مکروفریب اور دھوکے کو ظاہر کریں۔ اللہ تبارک وتعالیٰ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے طفیل ہمیں شیطان کے شر سے محفوظ فرمائے۔آمین بجاہ النبی الامین الکریم